گنگوہی کا مقام

علمائے دیوبند کی نظر میں

تحقیق

اشد بھائی

Sheikh Najdi or hindostan ke Ulema e haq Pg | 29

(MANZOOR NOMANI DEOBANDI)

MOLVI RASHEED AHMED GANGOHI SAHEB TAMAM DEOBANDI AKABIREEN KE MUQTADA OR JAMA'T DEOBAND KE SHEIKHUL MASHAYEKH HAIN...

پسند کرتا کہ پہلے عبداللہ بن محرز سے ملاقات کرلوں اس کے بعد جنت میں جاؤں ـــــ لیکن جب میں اس شخص سے ملا اور اس کو قریب سے دیکھا تو میری نظر میں اُس کی قیمت ایک مینگنی کے برابر بھی نہیں رہی۔ (صحیح مسلم۔ مقدمہ ص۲۰)

الغرض کسی شخص کے بارے میں اچھی یا بری رائے کی بنیاد اُس سے متعلق معلومات اور اطلاعات ہی پر ہوتی ہے ـــــ ہمارے سب اکابر کے مقتدا اور جماعت دیوبند کے شیخ المشائخ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی سے ایک استفتا کیا گیا، اس میں بہت سے سوالات تھے ایک سوال شیخ محمد بن عبدالوہاب کے بارے میں بھی تھا ـــــ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے جواب میں لکھا کہ:

"محمد بن عبدالوہاب کے عقائد کا مجھ کو حال معلوم نہیں۔"

(فتاوی رشیدیہ حصہ اول ص۴۲)

کسی دوسرے وقت آپ سے کسی اور شخص نے استفتا کیا کہ "وہابی کون لوگ ہیں اور محمد بن عبدالوہاب نجدی کا کیا عقیدہ تھا اور کون سا مذہب تھا، اور وہ کیسا شخص تھا، اور اہل نجد کے عقائد میں اور سُنّی حنفیوں کے عقائد میں کیا فرق ہے؟" ـــــ تو اس کے جواب میں آپ نے تحریر فرمایا:

"محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں، اُن کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا، البتہ اُن کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں۔ مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے اُن میں

urdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیخ محمد بن عبدالوہاب

اور

ہندوستان کے علمائے حق

از

مولانا محمد منظور نعمانی

ناشر
قدیمی کتب خانہ - مقابل آرام باغ - کراچی ۱

TAZKIRATURRASHEED JILD: 2 | PG: 219
(Ashiq ilahi merathi Deobandi)

GANGOHI KI BAAT TAQREER ILAHI KE MUTABIK

Ala Hazrat (Imdadullah muhajir makki) ke mureed the unko Imam rabbani (Rasheed Gangohi Saheb) ke sath taruf balke Aqeedat thi wo farmane lage Mera to Aqeeda hai ke Molana ki zuban se Jo baat nikalti hai. Taqdeer-e-ilahi ke mutabik hoti hai

جو اعلیٰحضرت حاجی صاحبؒ کے مرید تھے اسی تعلق سے اُنکو حضرت امام ربانی کے ساتھ تعارف بلکہ غایت عقیدت تھی وہ فرمانے لگے میرا تو یہ عقیدہ ہے کہ مولانا کی زبان سے جو بات نکلتی ہے تقدیر الٰہی کے مطابق ہوتی ہے اور یہ قصہ اپنے اوپر گذرا ہوا نقل کیا کہ اس سفر حج کے قبل مین گنگوہ حاضر ہوا تو حضرت نے مجھسے دریافت فرمایا تم نے حج بھی کیا؟ مین نے عرض کیا کہ نہین جی تو چاہتا ہے مگر روپیہ کم ہے" یا بلا استفسار خود ہی انہون نے عرض کیا کہ حضرت میرا قصد حج کا ہے مگر روپیہ کی کمی سے پریشان ہون بہرحال امام ربانی نے ارشاد فرمایا "جاؤ حج کرآؤ روپیہ کی فکر مت کرو خدا سامان کرنے والا ہے حضرت سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی یون ہی نکل کھڑے ہوئے تھے مگر جب کلکتہ پہونچے تو لوگ کوٹھون سے اُنکی گاڑی مین روپیون کی تھیلیان پھینکتے تھے حکیم صاحب فرماتے تھے کہ بس مین گھر آکر ڈیڑھ سو یا پونے دو سو روپے جو کچھ موجود تھے اُنکو لے سیدھا اسٹیشن پر آیا اور کسی کو اطلاع نہین کی ریل تک پہونچتے پہونچتے ایک صاحب کو میرے حج کو جانے کی خبر معلوم ہوئی وہ سو روپے لئے ہوئے اسٹیشن پر آئے اور چپکے سے میرے حوالہ کئے مین تو سمجھ ہی گیا کہ حضرت کی کرامت اور ارشاد کی برکت ہے اُنکو لیکر ریل مین بیٹھ گیا

حاجی حافظ فصیح الدین صاحب سوداگر کپ میرٹھ فرماتے ہین کہ جب حضرت نے مجھے اپنی غلامی مین قبول فرمایا تو بیعت کے بعد مین نے عرض کیا کہ حضرت مجھپر حج فرض ہے بہت جی چاہتا ہے کہ ادا ہو مگر پانی سے بالطبع خوف معلوم ہوتا ہے سمندر تو بڑی چیز ہے اس ہراہٹ سے ہمت پست ہو جاتی ہے آپ دعا فرماوین تو بیڑا پار ہو جاوے حضرت خاموش ہو رہے حافظ صاحب فرماتے ہین کہ رخصت ہو کر وطن واپس ہوا میرٹھ کے اسٹیشن سے ابھی اُترنے نہین پایا تھا کہ پانی سے ڈرنا بالکلیہ زایل ہو چکا تھا ہر چند دل کو ٹٹولتا تھا مگر سمندر سے کوئی خوف و ہراس مطلق محسوس نہ ہوتا تھا چنانچہ بحمد اللہ زیارت حرمین سے فیضیاب ہوا اور نہایت اطمینان و راحت کے ساتھ سفر پورا ہوا۔

مولوی حیات علی صاحب فرماتے ہین مین عرصہ سے بازار کی چیزون کو مشتبہ سمجھکر چھوڑے ہوئے تھا مطلق نہ کھاتا تھا جسوقت گنگوہ حاضر ہوا سب سے پہلے حضرت نے مجھکو بازار کی مٹھائی عطا فرمائی حضرت کا عطیہ اور تبرک سمجھکر مین نے اُسکو کھا لیا الحمد للہ نہ کچھ نقصان ہوا نہ وہ بات باقی رہی جسکے سبب اسکا ترک ہوا تھا

حکیم عبد العزیز مرحوم گلاؤٹھوی اپنے بھائی عبد القیوم کو ساتھ لیکر ایکبار گنگوہ پہونچے یکہ واپسی کا کرایہ کیا تھا اگلے دن واپس ہونے کے قصد سے حاضر خدمت ہوئے خود ہی حضرت نے ارشاد فرمایا

۷۸۶

إِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ ذَكَرَهٗ

سوانح قدوۃ العلماء زبدۃ الفقہا فخر المحدثین قطب العالم
حضرت اقدس مولانا الحاج الحافظ رشید احمد قدس سرہ العزیز

تذکرۃ الرشید

عکسی

تالیف

حضرت الحاج مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ

باہتمام تصحیح ناشر

ZAHIR

1977

ناظم کتب خانہ اشاعت العلوم محلہ مفتی سہارنپور

مطبوعہ ... جے کے آفسیٹ پرنٹرز دہلی

ARWAH-E-SALASA Y'ANI HIKAYAT-E-AWLIYA | PG: 230
(Ashraf Ali Thanvi Deobandi)

GANGOHI SE ALLAH NE WADA FARMA LIYA

Deobandi Akabir Rasheed Ahmed Gangohi Saheb Apne mutallik ye farmate hain ke haq t'ala ne mujh se ye Wada farmaya hai ke Meri zuban se Ghalat nahie nikalwayega

besturdubooks.wordpress

حکایت (۳۰۷)

خان صاحب نے فرمایا کہ حضرت گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ نے مولوی محمد یحییٰ صاحب کاندھلوی سے فرمایا کہ فلاں مسئلہ شامی میں دیکھو مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت وہ مسئلہ شامی میں تو ہے نہیں فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے لاؤ شامی اٹھا لاؤ شامی لائی گئی حضرت اس وقت آنکھوں سے معذور ہو چکے تھے شامی کے دو ثلث اوراق دائیں جانب کر کے اور ایک ثلث بائیں جانب کر کے انداز سے کتاب ایک دم کھولی اور فرمایا کہ بائیں طرف کے صفحہ پر نیچے کی جانب دیکھو دیکھا تو وہ مسئلہ اسی حصہ میں موجود تھا[1] سب کو حیرت ہوئی حضرت نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری زبان سے غلط نہیں نکلوائے گا۔

حکایت (۳۰۸) خان صاحب نے فرمایا کہ نواب لطف علی خاں رئیس چھتاری بیمار ہوئے اور مجھے مع ایک ہمراہی کے دعا کرانے کے لئے پہلے دیوبند بھیجا کہ حاجی عابد حسینؒ سے دعائے صحت کراؤ اور پھر گنگوہ پہنچ کر حضرت سے دعائے صحت کراؤ میں دیوبند سے دعا کرا کر گنگوہ پہنچا حضرت مجمع میں تشریف رکھتے تھے میں نے دعا کے لیے عرض کیا اس پر حضرت نے ایک حکایت سنانی شروع فرمائی کہ کسی رئیس کو باجا سننے کا شوق تھا ہر قسم کے باجا بجانے والے آتے تھے ایک دن جبکہ کئی قسم کے مختلف باجے بجائے جا رہے تھے 'ایک صاحب اپنی لاٹھی منہ میں لے کر ہو ہو کرنے لگے رئیس نے تمام باجے رکوا کر کہا کہ اب بجاؤ تو انہوں نے کہا حضور میرا باجا تو رلگڑے ہی میں بجا کرتا ہے یہ حکایت سنا کر فرمایا کہ لوگ آتے ہیں کہیں کہیں[2] رلگڑے میں یہاں بھی آنکلتے ہیں میرے پاس کیا رکھا ہے پھر دوسرے وقت خلوت میں مولوی حبیب الرحمٰن صاحب سے فرمایا کہ مجھے تو ان کی صحت کی طرف سے مایوسی ہے کیا کروں میرے دل میں تو ان کی صحت آتی نہیں میں (خان صاحب) واپس ہو گیا یہاں تک کہ شعبان آگیا اور مدارس کی تعطیل ہو گئی نواب

[1] یہ دوسری جگہ جانے پر نکیر نہیں بلکہ دعوئ اخلاص پر نکیر ہے : : [2] دعا سے انکار نہیں بلکہ الحاء فی الدعا سے ایک مانع طبعی کا بیان ہے : : (اشرف علی)

JAMAL E HUMNASHEEN | Page | 212

(Mufti habibullah Qasmi deobandi)

GANGOHI SE GALTI MUMKIN NAHIE

لیکن فرائض و واجبات سے ہٹ کر اشراق، چاشت، اوابین وغیرہ کا کوئی پابند ہو جاتا ہے، تو وہ خود بھی اپنے کو بزرگ سمجھنے لگتا ہے اور دوسرے بھی یہ سمجھتے ہیں کہ یہ بزرگ ہو گیا حالانکہ فرائض و واجبات اور سنت مؤکدہ کا جو اہتمام حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، وہ ان نوافل کا نہیں لیکن طریق سنت سے ہٹنے میں یہی خطرہ ہوتا ہے کہ شیطان کو رہزنی کا موقعہ مل جاتا ہے اور طریق سنت پر چلنے میں شیطان کو رہزنی کا موقع نہیں ملتا، حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی نے ایک صاحب سے سوال کیا کہ آپ کو مرتبۂ احسان حاصل ہے یا نہیں؟ جواب میں انہوں نے کہا کہ جی حاصل ہے، اس کے جواب میں حضرت گنگوہی نے فرمایا اب آپ کو طریقت کی لائن سے کسی تعلیم کی ضرورت نہیں کیونکہ مرتبۂ احسان کے حاصل ہو جانے کے بعد اشغال صوفیاء میں مشغول ہونا ایسا ہی ہے، جیسے کوئی شخص گلستاں، بوستاں، پڑھنے کے بعد کریما شروع کرے۔

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تخت پر جلوہ افروز ہیں، مجھ کو سامنے کھڑا کیا اور آپ نے سو مسائل مجھ سے دریافت فرمائے، میں نے ہر مسئلہ کا جواب دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک کی تصویب فرمائی اور بہت مسرور ہوئے، یہ خواب بیان کرنے کے بعد حضرت گنگوہی نے فرمایا کہ جس دن سے میں نے یہ خواب دیکھا ہے میں بہت خوش ہوں اور یہ سمجھتا ہوں کہ اگر کسی مسئلہ میں پوری دنیا میرے خلاف ہو جائے تب بھی انشاء اللہ حق میری ہی طرف ہوگا۔

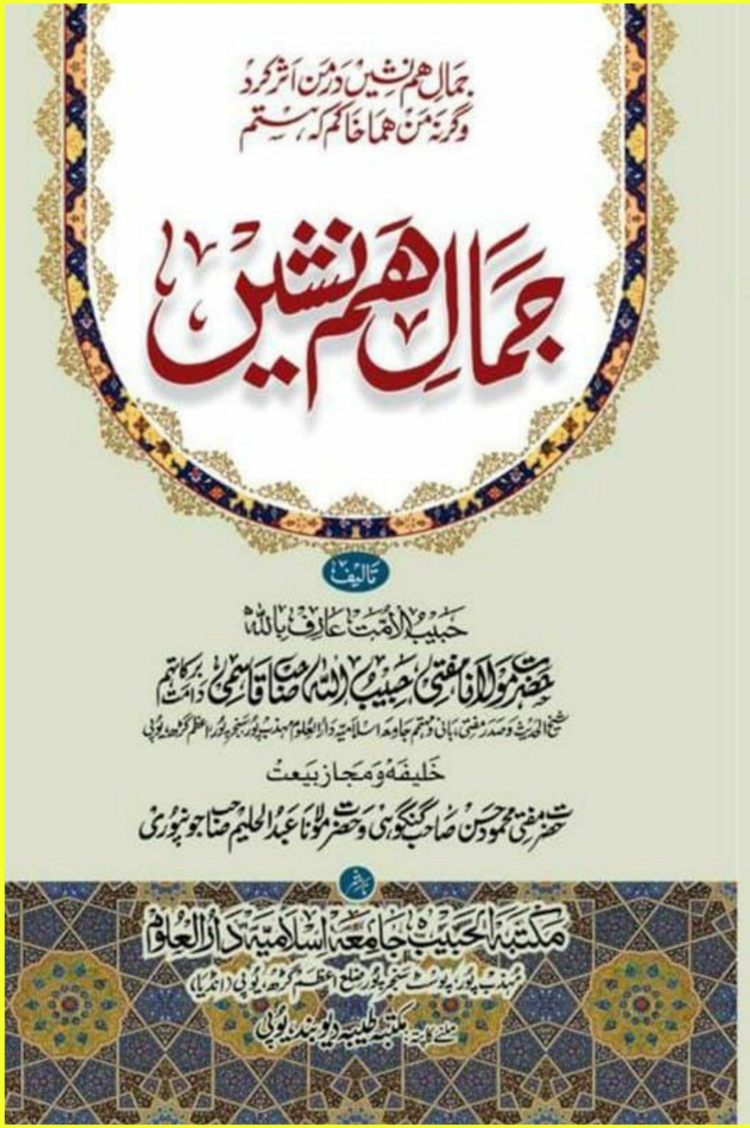

قاسم نانوتوی اور گنگوھی نے اسلام کے مقابلہ میں نیا دین قائم کیا

دیوخانی مذہب کے شیخ القرآن جناب زکریا کاندھلوی وصیت کرتے ہیں:

کرنے کے سلسلے کو بڑھاؤ، اللہ کا نام جہاں کثرت سے لیا جائے گا وہاں فتنہ نہ ہوگا، اللہ کا ذکر حوادث وفتن میں سدِ سکندری ہے، پہلے زمانے میں دورۂ حدیث میں طلبہ کی ایک تعداد ذاکر ہوا کرتی تھی ذکر کو رواج دو، ذکر خواہ ریا ہی سے کرو، نفلیں خواہ ریا ہی سے پڑھو، مگر اس پر عمل ضرور کرو، میں نے ریا کو اٹھا دیا، سفیان ثوریؒ کا مقولہ ہے ”تعلمنا الدين لغير الله فأبى أن يكون إلا لله“، علم کو ہم نے غیر اللہ کے لئے سیکھا، مگر علم نے انکار کر دیا، الا یہ کہ اللہ کے لئے ہو گیا، میں نے اس کی طرف مولانا قاری طیب صاحب کو بار بار خطوط میں توجہ دلائی ہے، اور نظام الدین والوں سے بھی کہتا رہا ہوں، اب نظام الدین میں ذاکرین کی جماعت منتخب ہوئی ہے۔

حضرت مولانا منظور نعمانی صاحب نے عرض کیا، انشاء اللہ یہ سلسلہ چلے گا، اس پر حضرت نے فرمایا، آدمی بناؤ۔

ارشاد فرمایا: مولوی منفعت علی صاحب جو میرے ابا جان کے شاگرد تھے، بعد میں حضرت تھانویؒ سے ان کا تعلق ہو گیا تھا، انہوں نے مجھے ایک خط لکھا ”کہ تیری لیگ وکانگریس کے بارے میں کیا رائے ہے“ میں نے جواب دیا کہ میں سیاسی آدمی نہیں ہوں، البتہ اپنے دونوں بزرگوں حضرت تھانویؒ وحضرت مدنیؒ کو آفتاب و ماہتاب سمجھتا ہوں، ان دونوں میں جس کا اتباع کرو مفید ہوگا، ہمارے اکابر حضرت گنگوہیؒ وحضرت نانوتویؒ نے جو دین قائم کیا تھا اس کو مضبوطی سے تھام لو، اب قاسمؒ و رشیدؒ پیدا ہونے سے رہے، بس ان کی اتباع میں لگ جاؤ، اللہ کا نام کثرت سے زبان پر رکھو، انشاء اللہ دل ودماغ میں بھی آ جائے گا، ہمارے اکابر طالب علموں کو بیعت نہیں

نہیں ہوں، البتہ اپنے دونوں بزرگوں حضرت تھانویؒ وحضرت مدنیؒ کو آفتاب و ماہتاب سمجھتا ہوں، ان دونوں میں جس کا اتباع کرو مفید ہوگا، ہمارے اکابر حضرت گنگوہیؒ وحضرت نانوتویؒ نے جو دین قائم کیا تھا اس کو مضبوطی سے تھام لو، اب قاسمؒ و رشیدؒ پیدا ہونے سے رہے، بس ان کی اتباع میں لگ جاؤ، اللہ کا نام کثرت سے زبان پر رکھو، انشاء اللہ دل ود... غ میں بھی آ جائے گا، ہمارے اکابر طالب علموں کو بیعت نہیں ... گوہیؒ اس مسئلے میں سخت تھے کیوں کہ حضرت کے دور میں

صحبتے با اولیاء | صفحہ : ۱۷۲

(زکریا کاندھلوی دیوبندی اکابر)

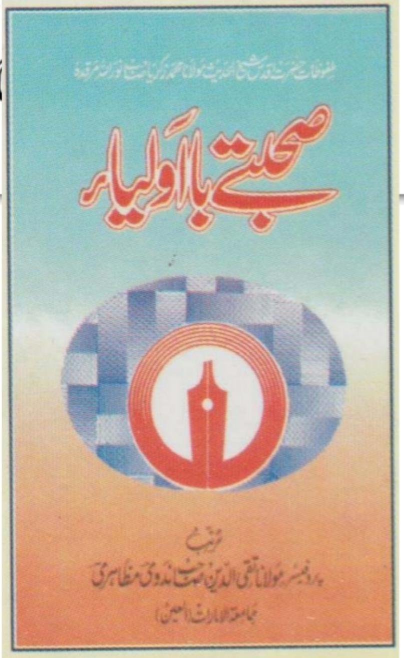

TAZKIRATURRASHEED JILD: 1 | PG: 2

(Ashiq ilahi merathi Deobandi)

DEOBANDIYON KE GHOUSUL AZAM GANGOHI

....likhte hain kamale adab ke sath Arz Arsal hai ke **KUTUB-AL-ALAM** , Qadwatul ulma , **GHOUS-UL-AZAM**... Molvi Rasheed Ahmed Saheb muhaddis Gangohi

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا وشفیعنا محمداً عبدہ ورسولہ۔ اما بعد

بندہ سراپا تقصیر عاشق الٰہی عفا اللہ عنہ جملہ اہل اسلام کی خدمت میں عموماً اور برادران طریقت کی بارگاہ میں خصوصاً کمال ادب کے ساتھ عرض رساں ہے کہ قطب العالم قدوۃ العلماء غوث الاعظم اسوۃ الفقہاء جامع الفضائل والفواضل العلیۃ مستجمع الصفات والخصائل البھیۃ السنیۃ حامی دین مبین مجدد زمان وسیلتنا الی اللہ الصمد الذی لم یلد ولم یولد شیخ المشائخ مولانا الحافظ الحاج المولوی رشید احمد صاحب محدث گنگوہی قدس سرہ العزیز کی وفات ایسی وفات نہ تھی جسکا صدمہ کسی خاص حصۂ ملک یا مخص جماعت باشندگان تک قاصر رہا ہو چونکہ اس جانکاہ واقعہ اور روح فرسا سانحہ نے حسب مدارج تعلق دین و محبت سنت نبویہ تمام مسلمانان ہند و دیگر بلاد کے دلوں کو ٹکرایا اور رنج پہونچایا تھا اسلئے اس دلگداز صدمے سے خدام کے قلوب نے ابھی قرار بھی نہیں پکڑا تھا کہ چہار طرف سے معدن کمال کی سوانح مرتب کرنے کی خواہش وتمنا بلکہ اصرار و الحاح کی آوازیں گونجیں اور تقاضے شروع ہو گئے۔ اس مبارک صدا کا بلند ہونا حقیقت میں ایک طبعی و فطرتی بات تھی جسپر قدرت نے دلوں اور زبانوں کو اس جانب متوجہ کیا تھا مگر بوجوہات چنداں شوق بھری درخواستوں کی تعمیل یعنی گنگوہی بارگاہ علیّہ و آستانہ قدسیہ کے حالات کی تسطیر میں کچھ دشواریاں اور دقتیں ایسی تھیں جنکا انحلال بشری قوت سے باہر تھا۔

اس زمانہ نے ایک جگہ کی دوسری جگہ بلکہ ایک ملک کی دوسرے ملک میں خبریں معلوم ہو جانیکے وسایل اس کثرت سے مہیا کر دیے ہیں کہ سطح زمین کا ہر آباد حصہ دنیا بھر کے بھلے بُرے حالات گھر بیٹھے

۷۸۶

اِنَّ ھٰذِہٖ تَذْکِرَۃٌ فَمَنْ شَآءَ ذَکَرَہٗ

سوانح قدوۃ العلماء زبدۃ الفقہاء فخر المحدثین قطب العالم

حضرت اقدس مولانا الحاج الحافظ رشید احمد قدس سرہ العزیز

تذکرۃ الرشید

عکسی

تالیف

حضرت الحاج مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ

باہتمام تصحیح ناشر

ZAHIR

1977

ناظم کتب خانہ اشاعت العلوم محلہ مفتی سہارنپور

مطبوعہ: ... جے کے آفسیٹ پرنٹرز دہلی ۶

دیوبندی فرقہ کا بانی مولوی رشید احمد گنگوہی احمدی تھا

Deobandi Firqe Ka Bani Rashid Ahmadi Gangohi Tha

فرقہ دیوبند سے تعلق رکھنے والا مولوی حبیب اللہ قاسمی دیوبندی وہابی احمدی لکھتا ہے

" حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی، گنگوہ کے رہنے والے تھے علم وفن کے امام تھے، مسلک دیوبند کے بانی تھے۔۔ جمال ہم نشیں صفحہ 206

دیوبندی احمدی مولوی حبیب اللہ قاسمی خود اقرار کر رہا ہے کہ وہابی احمدی مولوی رشید احمد گنگوہی فرقہ دیوبند کا بانی تھا

Firqa deoband se Taluk Rakhne wale Wahabi Deobandi Ahmadi Molvi Habib ullah Qasmi likhta Hai

"Hazrat Molana Rashid Ahmad Gangohi Gangoh Ke Rehne Wale The ilm wa Fan Ke imam The Maslake Deoband Ke Baani The ..Jamal e HumNasheen Page 206

Wahabi Deobnadi Ahmadi Molvi is Baat Ka iqrar kar Raha Hai Ke Ahmadi wahabi Molvi Rashid Ahmad Gangohi Firqa e Deoband Ka Baani Tha

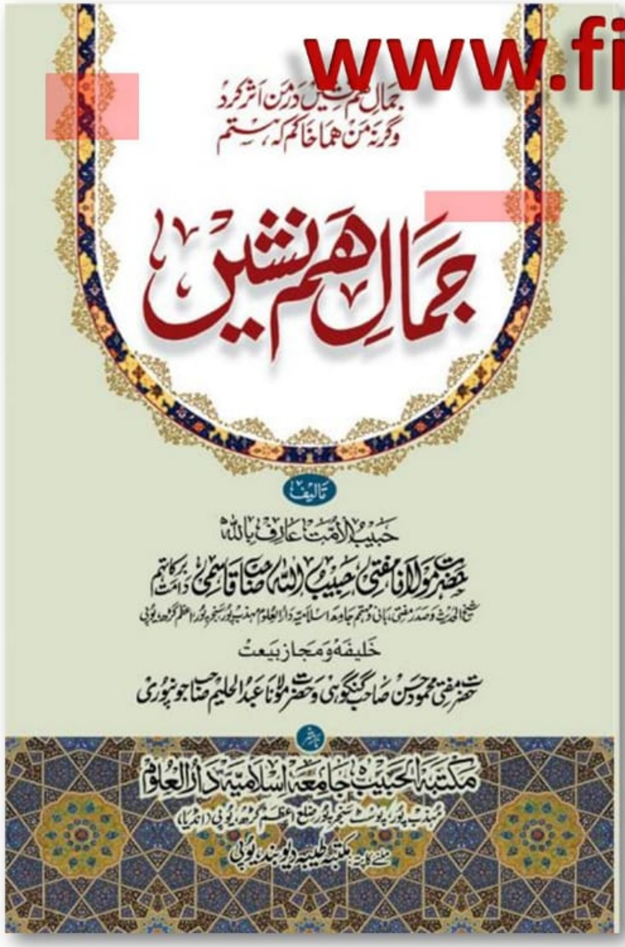

www.fikreraza.in

حضرت حاجی صاحب [illegible] فرمائے تھے کہ میں لوگوں کو بیعت [illegible] اس لئے انکار نہیں کرتا کہ کہیں وہ کسی بدعتی کے پھندے [illegible] اللہ تعالیٰ مجھ سے مواخذہ فرمائیں کہ فلاں شخص تمہارے پاس بیعت کے لئے آیا تھا تم نے کیوں اس کو واپس کر دیا، اگر تم واپس نہ کرتے تو وہ غلط جگہ نہ پھنستا۔ اگر اللہ نے مجھ سے یہ سوال کر لیا تو میں کیا جواب دوں گا، اس لئے مجھ سے جو بیعت کی درخواست کرتا ہے، اس کو بلا ٹال مٹول فوراً بیعت کر لیتا ہوں۔ چوراسی سال تین ماہ بیس دن کی عمر میں ۱۳۱۷ھ میں آپ کا انتقال ہوا اور جنت المعلیٰ میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

(۱۲۰) تذکرہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی

حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی، گنگوہ کے رہنے والے تھے علم وفن کے امام تھے، مسلک دیوبند کے بانی وترجمان تھے، آپ نے علوم ظاہرہ کی تکمیل دہلی میں کیا، حضرت شاہ عبدالغنی صاحب محدث دہلوی سے حدیث پاک پڑھنے کا آپ کو شرف حاصل ہوا، اکیس سال کی عمر میں فراغت کے بعد گنگوہ واپس تشریف لائے اور درس وتدریس میں مشغول ہوگئے، ایک لمبے وقت تک مختلف علوم وفنون کی کتابوں کا درس دیتے رہے۔

لیکن ۱۳۰۱ھ سے صرف حدیث پاک کی تدریس میں آپ نے اپنے کو مشغول کر لیا اور مکمل صحاح ستہ کی تعلیم اکیلے دیتے رہے شوال سے شعبان تک صحاح

رشید گنگوھی کا مقام علامہ شامی رح سے بڑھکر

دیوبندی اکابر زکریا کاندھلوی صاحب فرماتے ہیں

حضرت گنگوہی کو حضرت شاہ انور صاحب رحمہ اللہ علامہ شامی سے افقہ بتلاتے تھے اور خود حضرت علامہ شامی کو معاصر فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان کی بات ہم پر حجت نہیں ہے.... ص ۱۳۵ حضرت مولانا انور شاہ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ فقہ میں حضرت گنگوہی کا مرتبہ شامی سے بڑھا ہوا ہے اسلئے ان کا قول حجت ہے. ص ۱۵۵

صفحہ آٹھ سو اٹھاسی پر یہی روایت کتاب الاضاحی میں آ رہی ہے اور وہاں او کے بجائے واؤ ہے لہذا وہ دلیل ہے اس بات کی کہ او بمعنی واؤ ہے۔

باب كلام الامام والناس فی خطبة العيد

فقہاء کا مذہب یہ ہے کہ امام صرف امر بالمعروف اور نہی عن المنکر خطبہ میں کر سکتا ہے اسکے علاوہ کسی قسم کا کوئی کلام نہیں کر سکتا اور امام بخاری کی رائے یہ ہے کہ امام جس سے چاہے جو چاہے بات کر سکتا ہے اور اسی طرح اگر کوئی امام سے بات کرے تو کر سکتا ہے اور یہی حضرت گنگوہی رحمہ اللہ نے اپنی مختلف تقریرات میں ہمارا مذہب نقل فرمایا ہے مگر مجھ کو باوجود تحقیق و تفتیش کے کہیں کوئی روایت نہیں ملی مگر حضرت گنگوہی کو حضرت شاہ انور صاحب رحمہ اللہ علامہ شامی سے افقہ بتلاتے تھے اور خود حضرت علامہ شامی کو معاصر فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان کی بات ہم پر حجت نہیں ہے۔ فلیتدبر .

باب من خالف الطريق اذا رجع يوم العيد

حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں بیس سے زیادہ مصالح مخالفة طريق فی يوم العيد بیان فرمائی ہیں من جملہ ان کے اظہار شوکت المسلمین اور دونوں طرف کے لوگوں سے ملاقات اور دونوں راستوں کا شہادت دینا بھی ہے۔

تابعه يونس بن محمد عن فليح عن سعيد عن ابی هريرة رضی الله عنه وحديث جابر اصح :

یہاں اس عبارت میں گڑبڑ ہے اور صحیح حاشیہ کا نسخہ ہے متن کے نسخہ میں متابعۃ ہی نہیں بنتی اصل عبارت یوں ہوگی: تابعه يونس بن محمد عن فليح وقال محمد ابن الصلت عن فليح عن سعيد عن ابی هريرة وحديث جابر اصح اب حدیث جابر اصح کہنا صحیح ہوا اس لئے کہ اسکا متابع موجود ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا کوئی متابع نہیں ہے

باب اذا فاته العيد يصلی ركعتين

یہاں پر دو مسئلے ہیں ایک یہ ہے کہ بعض کی نماز عید فوت ہو جائے اور جماعت میں شریک نہ ہو سکے، حضرت امام شافعی کے نزدیک صلوة العید مردوں وعورتوں آزاد وغلام سب کے حق میں ہے لہذا جو لوگ کسی وجہ سے شریک نہ ہو سکیں وہ دوسرے دن پڑھیں اور عورتیں اپنے گھروں میں دو رکعت پڑھیں مرد جہراً تکبیر پڑھیں اور عورتیں سراً، یہی امام بخاری کا میلان معلوم ہوتا ہے اور جمہور کی رائے یہ ہے کہ نماز عید کے لئے نماز جمعہ کی طرح مخصوص شرائط ہیں اگر کوئی رہ جائے تو امام مالک کے نزدیک دو رکعت عید کی طرح سے تکبیرات کے ساتھ پڑھے اور امام احمد کے نزدیک دو یا چار رکعات پڑھے اور امام صاحب کے یہاں چار رکعات مثل ظہر کے پڑھے۔ اور دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر سب کی ہی نماز فوت ہو جائے اور پہلے دن نہ ہو سکے۔ اس مسئلے سے امام بخاری نے تعرض نہیں ہے اس سے امام ابوداؤد نے تعرض کیا ہے اور ترجمہ قائم کیا ہے باب اذا لم يخرج الامام للعيد من يومه يخرج من الغد . حنابلہ کا مذہب یہ ہے کہ اگلے دن قضاء کی جائے گی اس لئے کہ ابوداؤد شریف میں ہے کہ ایک اعرابی نے آکر شہادت دی کہ کل چاند دیکھا ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ کل کو نماز عید پڑھیں۔ حنابلہ کہتے ہیں کہ اگر کئی دن کے بعد چاند کا علم ہوا تب بھی قضاء ہے اور مالکیہ کہتے ہیں کہ مطلقاً قضاء نہیں ہے

الامام مانع کلام ہے اور یہی تقریباً بقیہ ائمہ کا مذہب ہے لہذا ان حضرات کے قول پر اذان خطبہ کا جواب امام ومقتدی کو دینا چاہیے۔ لیکن امام صاحب کے نزدیک چونکہ خروج الامام مانع کلام ہے اس لئے جواب نہ دینا چاہیے۔ اور حضرت امام بخاری نے ترجمہ یجیب الامام کا باندھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام کو جواب دینا چاہئے، مقتدی کو نہیں۔ ہمارے یہاں مفتی بہ قول امام صاحب کا ہے اس لئے فقہاء فرماتے ہیں کہ دل سے جواب دے مگر حضرت گنگوہی نے لامع میں کئی جگہ فرمایا ہے کہ ہمارا مذہب یہ ہے کہ امام کو کلام کرنے کا حق ہے اور دوسرے کو نہیں۔ یہاں بھی کہا ہے اور تحیۃ المسجد کے مسئلہ میں سلیک غطفانی کے قصے میں بھی مگر مجھے اپنی کتابوں میں یہ کہیں نہیں ملا، مگر میرا خیال یہ ہے کہ چونکہ حضرت گنگوہی فقہ کے اندر امام ہیں حتی کہ حضرت مولانا انور شاہ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ فقہ میں حضرت گنگوہی کا مرتبہ شامی سے بڑھا ہوا ہے اسلئے ان کا قول حجت ہے اسی کو دیکھ کر میں نے یہ کہا کہ امام بخاری کے نزدیک امام جواب دے سکتا ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ امام بخاری جمہور کے قول کی طرف مائل ہیں اور امام کی قید روایت کے پیش نظر لگا دی ہو مگر قید لگانا کھٹکتا ہے۔

وانا. یہیں آیا ہے جواب اذان کے باب میں صرف انا نہیں آیا ہے، جمہور فرماتے ہیں کہ اسکا مطلب ہے، وانا اشهد ان لا اله الا الله وانا اشهد ان محمدا رسول الله ...

MARSIYA GANGOHI(Page : 9)

(Mehmood ul Hasan Deobandi)

HIDAYAT SIRF GANGOHI KE DAR SE MILTI HAI

جملہ علوم وفنون کی کتابیں ہر وقت پیش کرنیوالا ادارہ (مولوی) سید احمد مالک کتبخانہ اعزازیہ دیوبند (یو پی)

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

حضرت قطب العالم خاتم الاولیاء والمحدثین فخر الفقہاء والمشائخ مولانا
رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات پر

مرثیہ

از قلم فیض رقم حضرت مولانا محمود حسن صاحب شیخ الہند مرحوم

جسکو

مولوی سید احمد مالک کتب خانہ اعزازیہ دیوبند نے
اپنے
بصرف خاص کتبخانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور سے شائع کیا

یہاں ہر قسم کے قرآن مجید و حمائلیں مترجم و غیر مترجم نیز جملہ تصانیف علمائے دیوبند و کتب درسیہ اور کتابیں ملتی ہیں
ملنے کا پتہ (مولوی) سید احمد مالک کتبخانہ اعزازیہ دیوبند (یو پی)

ہدایت جس نے ڈھونڈی دوسری جا ہوگیا گمراہ
وہ میزاب ہدایت تھے کہیں کیا نقشِ قرآنی

فقیہ باخبر ایسا کوئی یارو بتائے تو
ہو جس کا علم ازعانی ہو جس کا حکم ایقانی

رخِ زیبا ہو جس کا مظہر ادعی من السامع
محدث ایسا دیکھیں گے کہاں اے وائے حرمانی

مفسر ایسا لائیں گے کہاں سے یا خدا جس کے
ہوں قول و فعل دونوں کاشف اسرار قرآنی

سراسر حق ہے لا نقضی عجائبہ پہ کیا کہیے
گیا زیر زمیں وہ محرم اسرارِ قرآنی

ہو سینہ جس کا مصباح نبوت کے لئے مشکوٰۃ
بجز مہدی نیابے این چنیں ہادی حقانی

گدایانِ درِ دولت کے کشکول و مرقع سے
نظر آتے تھے شرمندہ قبا و تاج سلطانی

پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوقِ عرفانی

دلِ طالب میں کھینچی شاہد مقصود کی صورت
بنام ایزد وہ سلطان المشائخ تھے عجب مانی

Rashid Gangohi khuda ki tarah hai.. ❓

Mehmood ul Hasan deobandi Rashid Gangohi ke muttalik likhte hain : **UTHA ALAM SE KOI BANI E ISLAM KA SANI(DOOSRA)**

Mufti Shabbir Qasmi likhte hain **islam ka bani(founder)Allah hai**

حضرت قطب العالم خاتم الاولیاء والمحدثین فخر الفقہاء والشیخ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات پر

مرثیہ

از قلم فیض رقم حضرت مولانا محمود حسن صاحب شیخ الہند مرحوم

(مولوی) محمد اسحاق مالک کتبخانہ رحیمیہ دیوبند نے اپنے کتبخانہ رحیمیہ دیوبند سے شائع کیا

پھریں ہیں ڈھونڈتے ...

جنید و شبلی و ثانی ابو مسعود ...

رشید ملت و دین ...

نسیم بحر رافت فضل رحمان منبع ...

تسیم فیض یزداں ابر ...

زمانہ نے دیا اسلام کو داغ ...

کہ تھا داغ غلامی ...

زباں پر اہل اہوا کی ہے کیوں اعلُ ہُبَل شاید

اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی

نکالکر کس نے آبادی سے صحرا کو کیا مسکن

چمن ہے دشت اور گھر میں ہے ویرانی سی ویرانی

وہ صحرا دیکھنے سے جسکے گھر یاد آہی جاتا تھا

اب اسکو یاد دلواتی ہے میرے گھر کی ویرانی

کہاں لوٹیں کہاں تڑپیں کہاں دل کھولکر روئیں

جگر خوں کرتی ہے دارِ فنا کی تنگ میدانی

کفِ افسوس ملنے کی نہ ہو ہاتھوں کو جب مہلت

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ

فتاویٰ قاسمیہ

منتخب فتاویٰ

حضرت مولانا مفتی شبیر احمد القاسمی

خادم الافتاء و الحدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد، الهند

(جلد ۱)

المجلد الاول

مقدمۃ التحقیق الایمان و العقائد الی باب مایتعلق بالارواح

۱ ——— ۱۷۲

ناشر

مکتبہ اشرفیہ، دیوبند، الھند

01336-223082

اعلم أن مدار أمور الدين متع...

والمعاملات، والمزاجر، والآداب، ف...

بالله وملائكته ...... والآداب أرب...

والسياسات، والمعاشرات. (البحرالرائق، ك...

اعلم أن مدار أمور الدين على ا...

والمعاملات، والعقوبات ...... والع...

والصوم، والحج، والجهاد، والمعام...

والمناكحات، والمخاصمات، والأمان...

القصاص، وحد السرقة، والزنا، والقذ...

كراچی ۱/ ۷۹، زكريا ۱/ ۱۸۳) فقط واللہ سبحانہ و...

کتبہ: شبیر احمد قاسمی عفا اللہ عنہ

۱۸ / رجب ۱۴۲۱ھ

(الف فتویٰ نمبر: ۳۹/ ۱۰۱۳۴)

اسلام کا بانی کون ہے؟

سوال [۲]: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں: کہ مذہب اسلام کا بانی کون ہے؟ اللہ، محمد، آدم یا ابراہیم علیہم الصلاۃ والسلام؟

المستفتی: محمد اعلم قاسمی بجنور

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

الجواب وبالله التوفيق: مذہب اسلام کا بانی مبانی اللہ تبارک وتعالیٰ ہے، جس کی اشاعت اور تبلیغ کے لئے اللہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا، اور اس مذہب کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو ایک قانون شریعت بنا کر نازل فرمایا؛ لہٰذا مذہب اسلام کسی انسان کا بنایا ہوا مذہب نہیں ہے؛ بلکہ آسمانی مذہب ہے، جو آسمانی کتاب کے ساتھ

گنگوھی کو افتاء کی سند نبی ﷺ نے عطا فرمائی

حضرت گنگوہی نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو خواب میں منبر پر کھڑا کر کے سو مسئلے دریافت کئے میں نے فقہ حنفی کے مطابق سب کا جواب دیا تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے افتاء کی اجازت مرحمت فرمائی.... (ملفوظات فقیہ الامت صفحہ ۶۸۸)

آپ چونکہ امی تھے اس لئے کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں مطلب کچھ ایسا سمجھ میں آتا ہے کہ قیامت کے دن یہ پہاڑ دھنی ہوئی اون کیطرح ہو جائیں گے اس کا مطلب تم مولوی رشید احمد گنگوہیؒ سے پوچھو سائل نے عرض کیا کہ کیا ان کو اس کا مطلب معلوم ہے وہ جانتے ہیں تو ارشاد فرمایا کہ ان کا کیا کہنا عرش کو دیکھ کر قلم چلتا ہے۔

مجلس نبوی میں مسند افتار پر فائز دیکھا ہے۔

ارشاد فرمایا کہ امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ پر بریلوی لوگ حلت غراب (کوا) کے قائل ہونیکی وجہ سے اعتراض کرتے ہیں حالانکہ ان کو اعتراض کا منہ نہ ہونا چاہیئے۔ اس لئے کہ مجھ سے حضرت مولانا عبدالقادر صاحب رائپوریؒ نے بیان فرمایا کہ سائیں توکل شاہ انبالویؒ سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ حضرت گنگوہیؒ حلت غراب کے قائل ہیں آپکا کیا خیال ہے تو انہوں نے بہت غضب ناک ہو کر فرمایا کہ تم حضرت گنگوہیؒ پر اعتراض کرتے ہو میں نے ان کو مجلس نبوی میں مسند افتار پر فائز دیکھا ہے۔

حضرت گنگوہیؒ کو دربار رسالت سے افتا کی سند

ارشاد فرمایا کہ مجھ سے حضرت مولانا عبدالقادر صاحبؒ رائپوری نے بیان کیا اور ان سے امیر شاہ خانصاحب خورجوی نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت گنگوہیؒ نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو خواب میں منبر پر کھڑا کر کے سو مسئلے دریافت کئے میں نے فقہ حنفی کے مطابق سب کا جواب دیا تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے افتار کی اجازت مرحمت فرمائی۔

حضرت گنگوہیؒ کا زمانۂ طالب علمی

ارشاد فرمایا کہ حضرت گنگوہیؒ کو تحصیل علم کے زمانے میں دہلی کے اندر جب بھوک ستاتی تو بازار کیطرف نکل جاتے اور سبزی فروشوں سے سبزی کے جو پتے ادھر ادھر

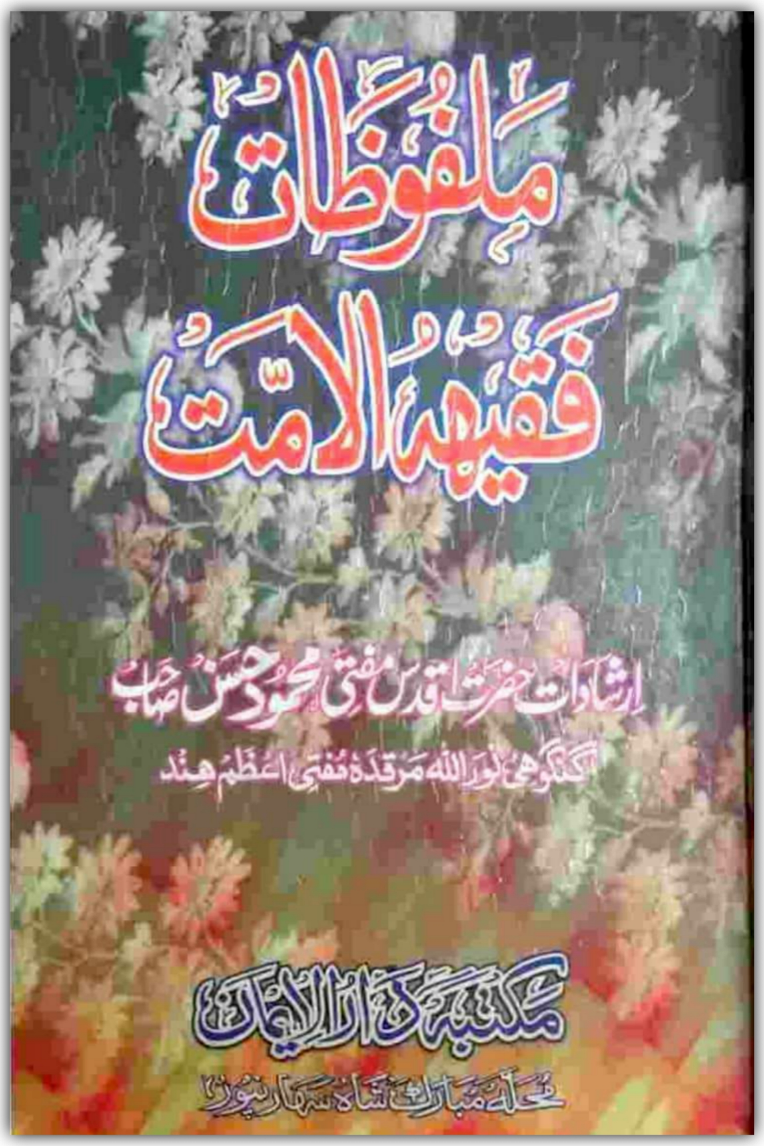

عرش کو دیکھ کر رشید گنگوھی کا قلم چلتا ہے

ملفوظات فقیہ الامت ۲/ ٦٨٨

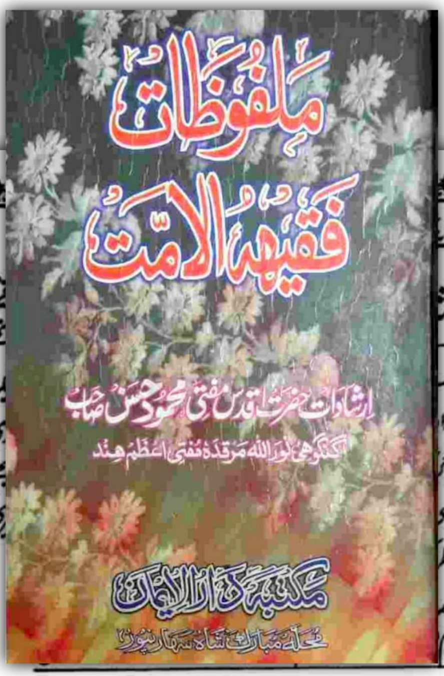

شاہ عبدالرحیم

ارشاد فرمایا کہ میاں عبدالرحیم، مولانا عبدالرحیم رائے پوریؒ کے اول شیخ کو کشف بہت ہوتا تھا چنانچہ حکیم نورالدین سے جو حضرت کے یا ان کے کسی عزیز کے معالج تھے کہا کہ ضلع گورداسپور کے قادیان نامی گاؤں میں کوئی شخص مدعی نبوت ہوا ہے یا نہیں مرزا غلام احمد قادیانی اسوقت تک مدعی نبوت نہوا تھا حکیم صاحب نے انکار کیا تو فرمایا کہ قادیان میں مرزا غلام احمد مدعی نبوت ہوگا اور لوح محفوظ میں تم کو اس کا مصاحب لکھا ہے میں تو اس وقت ہوں گا نہیں تمہارے اندر ایک مرض ہے بحث کرنیکا وہ تم کو وہاں لیجائے گا تم اس سے بحث ومباحثہ کروگے اور پھر اسی کے ساتھ ہوجاؤگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

عرش کو دیکھ کر ان کا قلم چلتا ہے

ارشاد فرمایا کہ موصوف ہی سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ آیت "یوم یکون الناس کالفراش المبثوث وتکون الجبال کالعھن المنفوش" کا کیا ترجمہ ہے

عہ اگر آدھے دن سے کم ہوتا تو نصف یوم کی اور اگر آدھے دن سے زیادہ بنتا تو ایک یوم کی رخصت لکھوا دیتے۔

آپ چونکہ امی تھے اس لئے کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں مطلب کچھ ایسا سمجھ میں آتا ہے کہ قیامت کے دن یہ پہاڑ دھنی ہوئی اون کیطرح ہو جائیں گے اس کا مطلب تم مولوی رشید احمد گنگوہیؒ سے پوچھو سائل نے عرض کیا کہ کیا ان کو اس کا مطلب معلوم ہے وہ جانتے ہیں تو ارشاد فرمایا کہ ان کا کیا کہنا عرش کو دیکھ کر قلم چلتا ہے۔

مجلس نبوی میں مسند افتاء پر فائز دیکھا ہے۔

ارشاد فرمایا کہ امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ پر بریلوی لوگ حلت غراب (کوا) کے قائل ہونیکی وجہ سے اعتراض کرتے ہیں حالانکہ ان کو اعتراض کا منہ نہونا چاہیئے۔ اس لئے کہ مجھ سے حضرت مولانا عبدالقادر صاحب رائپوریؒ نے بیان فرمایا کہ سائیں توکل شاہ انبالویؒ سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ حضرت گنگوہیؒ حلت غراب کے قائل ہیں آپکا کیا خیال ہے؟ تو انہوں نے بہت غضب ناک ہو کر فرمایا کہ تم حضرت گنگوہیؒ پر اعتراض کرتے ہو میں نے ان کو مجلس نبوی میں مسند افتاء پر فائز دیکھا ہے۔

حضرت گنگوہیؒ کو دربار رسالت سے افتا کی سند

ارشاد فرمایا کہ مجھ سے حضرت مولانا عبدالقادر صاحبؒ رائپوری نے بیان کیا اور ان سے امیر شاہ خانصاحب خورجوی نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت گنگوہیؒ نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو خواب میں منبر پر کھڑا کر کے سو مسئلے دریافت کئے میں نے فقہ حنفی کے مطابق سب کا جواب دیا تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے افتاء کی اجازت مرحمت فرمائی۔

حضرت گنگوہیؒ کا زمانۂ طالب علمی

ارشاد فرمایا کہ حضرت گنگوہیؒ کو تحصیل علم کے زمانے میں دہلی کے اندر جب بھوک ستاتی تو بازار کیطرف نکل جاتے اور سبزی فروشوں سے سبزی کے جو پتے ادھر ادھر

TAZKIRATURRASHEED | JILD : 2 Page: 17

(Ashiq ilahi merathi Deobandi)

HAQ WAHI JO GANGOHI KI ZUBAN SE NIKLE

....Sun lo Haq wahi hai Jo Rasheed Ahmed ki zaban se nikalta hai or bakasam kehta hu ke kuchh nahie hu magar is zamane me hidayat wa nijat mokoof hai Meri itteba Par...

اعلیٰ طبقہ مین رکن اعظم بنکر داخل ہوئے تھے جنکے اقوال وافعال اور قلب وجوارح کی ہر زمانہ مین حفاظت کی گئی ہے اور جنکی زبان اور اعضاء بدن کو تائید وتوفیق خداوندی نے مخلوق کو گمراہی سے بچانیکے لئے اپنی تربیت وکفالت مین لے رکھا ہے آپنے کئی مرتبہ بحیثیت تبلیغ یہ الفاظ زبان فیض ترجمان سے فرمائے "سُن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہی اور بقسم کہتا ہوں کہ مین کچھ نہین ہون مگر اس زمانہ مین ہدایت ونجات موقوف ہے میرے اتباع پر" اوکما قال ظاہر بین علماء جن مسائل مین دلائل وشواہد کے پابند ہوکر اختلافی جھگڑون مین پڑتے اور حق وباطل مین امتیاز کامل نہو سکنے کیوجہ سے تذبذب وتحیر کے بیابان مین سرگردان پھرا کرتے تھے حضرت امام ربانی قدس سرہ مشکوۃ نبوت سے سلگائی ہوئی مشعل قلبی کے نور کی بدولت دائمی حق جانب بیان فرماتے اور شق صحیح معین فرماکر بلا استشہاد فیصلہ کردیا کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ آپکے فتاویٰ مین فقہی استشہاد وروایات بہت ہی کم نظر سے گذرینگی اور حقیقت مین امر حق ذیل کا تابع بھی نہین ہے بلکہ دلیل امر حق کی محکوم اور علامت مظہرہ کے قایم مقام ہے۔

حضرت امام ربانی کا علو مرتبت اور قرب منزلت کا پورا پتہ لگانا کوئی آسان بات نہین اور نہ اسکی حاجت ہے ہان اتنی بات ظاہر اور سب کے نزدیک مسلم ہے کہ مرتبہ ولایت مین خاص نسبت عبدیت یعنی اتباع نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم مین انہماک وفنائیت جو آپکو حاصل ہوئی تھی آپ کے زمانہ مین دوسرے کو عطا نہوئی تھی آپ اپنے زمانہ کے تمام خاصان خدا کے خلاصہ اور مقبولان بارگاہ احدیت کے لب لباب اور مرجوعین کی جماعت کے منتخب صدر انجمن تھے جس درجہ کی استقامت وپختگی یعنی دین کے بارہ مین جماؤ اور ثابت قدمی آپکو عطا ہوئی تھی اسکی نظیر اہل عصر کو نظر نہین آئی موافق ہو یا مخالف اور دوست ہو یا دشمن چار و ناچار با دل خواستہ یا ناخواستہ اس بات کا ضرور مقر ہے اور ہوگا کہ حضرت امام ربانی اُس سیدھی اور صاف بٹیا پر چلتے چلتے جان دیگئے جسکو شریعت اور سنت کہا جاتا ہے۔ مانا کہ مخالفین نے جن باتون کو بدعت حسنہ کہا اُنکو حضرت امام ربانی نے بدعت سیئہ قرار دیا اور نافرد متنفر رہے لیکن جس مضمون کا سنت اور فعل رسول یا فعل صحابہ ہونا مخالف کو بھی تسلیم ہے اُسکے التزام واہتمام اور پابندی وانصرام کا معترضین کو بھی اسدرجہ اعتراف ہے کہ امام ربانی کا یگانہ روزگار ہونا اظہر من الشمس ہے۔ یہ بے نظیر استقامت اور لاثانی پختگی آخر کیون تھی اور کہان سے آئی تھی اگر اسکا حاصل کرنا سہل تھا تو معترضین نے

٦٨٦

اِنَّ ہٰذِہٖ تَذْکِرَۃٌ فَمَنْ شَاءَ ذَکَرَہٗ

سوانح قدوۃ العلماء زبدۃ الفقہا فخر المحدثین قطب العالم

حضرت اقدس مولانا الحاج الحافظ رشید احمد قدس سرہ العزیز

تذکرۃ الرشید

عکسی

تالیف

حضرت الحاج مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہٗ

باہتمام تصحیح ناشر

ZAHIR 1977

ناظم کتب خانہ اشاعت العلوم محلہ مفتی سہارنپور

مطبوعہ: ... کے آفسیٹ پرنٹرز دہلی ...

ارواحِ ثلاثہ (اشرف علی تھانوی) صفحہ ۲۲۹

دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوھی کہتا ہے کہ تین سال کامل حضرت امداد (امداد اللہ مہاجر مکی) کا چہرہ میرے قلب میں رہا ہے اور میں نے ان سے پوچھے بغیر کوئی کام نہیں کیا پھر اور جوش آیا فرمایا کہدوں عرض کیا گیا کہ حضرت ضرور فرمائیے فرمایا کہ اتنے سال حضرت محمد ﷺ میرے قلب میں رہے اور میں نے کوئی بات آپ سے پوچھے بغیر نہیں کی

besturdubooks.wordpress

آخر مطلب کیا ہے فرمایا کہ میاں وہی چیز جس کی وجہ سے تم میرے پاس آتے ہو۔[1]

حکایت (۳۰۶) خان صاحب نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ جوش میں تھے اور تصور شیخ کا مسئلہ درپیش تھا فرمایا کہ کہدوں عرض کیا گیا کہ فرمائیے پھر فرمایا کہدوں عرض کیا گیا کہ فرمائیے پھر فرمایا کہدوں عرض کیا گیا فرمائیے تو فرمایا کہ تین سال کامل حضرت امداد کا چہرہ میرے قلب میں رہا ہے اور میں نے ان سے پوچھے بغیر کوئی کام نہیں کیا پھر اور جوش آیا فرمایا کہدوں عرض کیا گیا کہ حضرت ضرور فرمائیے فرمایا (کہ اتنے) سال حضرت ﷺ میرے قلب میں رہے اور میں نے کوئی بات آپ سے پوچھے بغیر نہیں کی یہ کہہ کر اور جوش ہوا فرمایا کہ اور کہدوں عرض کیا گیا کہ فرمائیے مگر خاموش ہوگئے لوگوں نے اصرار کیا تو فرمایا کہ بس رہنے دو اگلے روز بہت سے اصراروں کے بعد فرمایا کہ بھائی پھر احسان کا مرتبہ رہا۔[2]

---

[1] اور میں نے بجائے اس عبارت کے کہ وہی چیز جس کی وجہ سے تم میرے پاس آتے ہو کسی راوی سے یہ الفاظ سنے ہیں کہ وہی چیز جس کی وجہ سے تم مجھ کو بڑا سمجھتے ہو۔ مراد نسبت باطنیہ ہے کہ اس سے ایسی مقاومت کی قوت ہوتی ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ حزن طبعی منافی کمال باطنی کے نہیں مگر ناقص کی طبیعت غالب ہو جاتی ہے اور کامل کی عقل اور دین :: اس حکایت کے آغاز میں بار بار استفسار فرمانا کہ کہدوں امتحان اشتیاق واہلیت مخاطب کے لیے ہوگا۔ کیونکہ ایسے اسرار کے تحمل کا ہر شخص اہل نہیں ہے۔

بر سماع راست ہر تن چیز نیست :: طعمہ ہر مرغکے انجیر نیست

اور دوسری بار میں اس سوال کا تکرار نہ کرنا شاید اسلیے ہو کہ اب ضرورت نہیں رہی۔ اور ایک بار سوال کرنا اسلیے کہ طلب کے بعد حصول اوقع فی النفس ہے اور صورت کا حاضر رہنا اور اس سے مشورہ لینا یہ اکثر تو تخیل کی قوت ہے اور کبھی بطور خرق عادت کے روح کا تمثل بشکل جسد ہو جاتا ہے اور ظاہر ہے کہ دونوں صورتوں میں لزوم ودوام کے ساتھ حاضر وناظر ہونے کے اعتقاد کی یا استعانت واستغاثہ کے عمل کے گنجائش نہیں اور اس کے بعد کے مرتبہ کی نسبت فرمایا کہ بس رہنے دو اور اس کے بعد اصرار پر جواب میں مرتبہ احسان کا ذکر فرمانا اگر یہ اسی مرتبہ مسکوت عنہا کی تفسیر ہے تب تو اس وقت کا نہ بتلانا شاید اس حکمت کیلئے ہو کہ اہل ظاہر کی نظر میں یہ پہلے دو مرتبوں سے زیادہ نہیں ہے تو اس کی کچھ وقعت نہ ہوتی۔ بعد اصرار کے فرمانے میں حالانکہ اسکی تعلیم ہے کہ یہ ان سب سے بڑھا ہوا ہے کیونکہ یہ مقصود اور مقام ہے اور وہ مرتبے غیر مقصود اور حال ہیں وشتان مابینہما اور اگر یہ اسکی تفسیر نہیں تو اس کا اخفاء فرمایا شاید افہام عامہ اس کے محتمل نہ ہوتے شاید تجلیات ربانیہ میں سے کوئی تجلی ہو اور اس کی کیفیت بتلانے سے علمی اشکالات واقع ہوں جیسے صوفیہ کے ایسے اسرار میں اہل ظاہر کو ایسے اشکالات واقع ہوا کرتے ہیں[2] وہی مقام نکل آنا گو اتفاقاً بھی ہو سکتا ہے مگر قرائن سے یہ بات کشف سے معلوم ہوتی ہے ورنہ جزم کے ساتھ نہ فرماتے کہ فلاں موقع پر دیکھو۔ اور غلط سے مراد بے اصل ہے خطائے اجتہاد کی نفی مراد نہیں :: (اشرف علی)

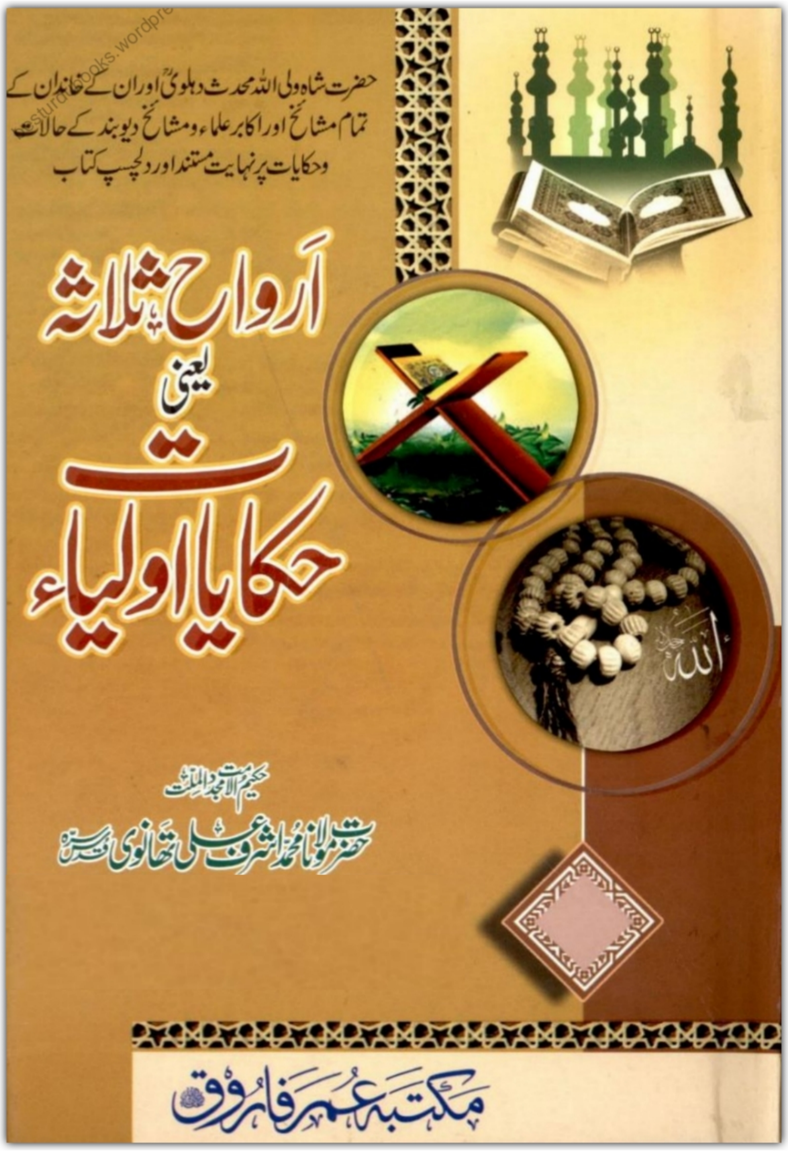

رشید احمد گنگوھی کا مخالف اللہ و رسول ﷺ کا مخالف

عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور علمائے حق کے واقعات صفحہ ۹۶

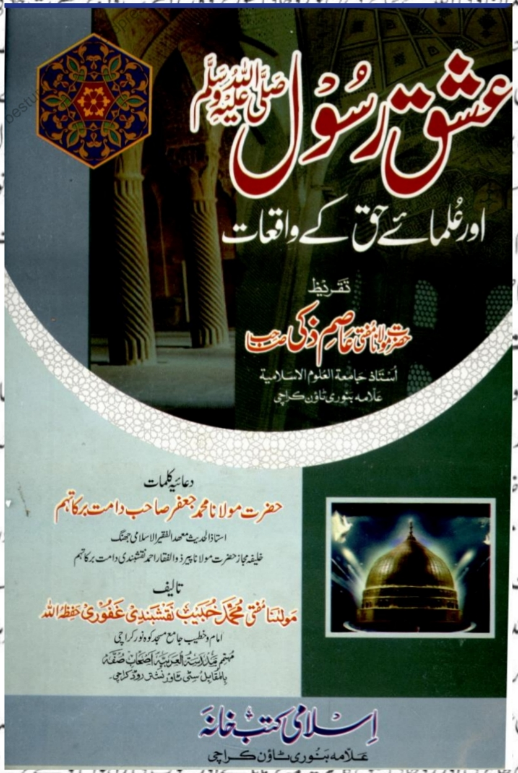

لئے ان دونوں کو اپنا قائم مقام بنایا ہے لہٰذا حق انہیں حضرات کے ساتھ ہے ورنہ پھر حضرت حاجی صاحب کی رائے پر زبردست اعتراض لازم آتا ہے اور ان کے خیال کی تردید بلاشبہ ہوجاتی ہے۔

رشید احمد کا مخالف، اللہ اور رسول ﷺ کا مخالف ہے

اپنے ایک خط مورخہ ۲۵ ذیقعد ۱۳۱۰ھ میں حاجی صاحب مکہ معظمہ سے تحریر فرماتے ہیں

"فقیر نے جو کچھ ان کی ثنا، میں ضیاء القلوب میں تحریر کیا ہے وہ حق ہے اب فقیر کا حسن ظن اور محبت بہ نسبت پہلے ان کے ساتھ بہت زیادہ ہے۔ فقیر ان کو اپنے واسطے ذریعہ نجات سمجھتا ہے، میں صاف کہتا ہوں کہ جو شخص مولوی صاحب کو برا کہتا ہے وہ میرا دل دکھاتا ہے۔ میرے دو بازو ہیں اک مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم دوسرے مولوی رشید احمد صاحب ایک جو باقی ہے اس کو بھی نظر لگاتے ہیں۔ میرا اور مولوی صاحب کا ایک عقیدہ ہے۔ میں بھی بدعات کو برا سمجھتا ہوں۔ جو مولوی صاحب کا امور دینیہ میں مخالف ہے وہ میرا مخالف ہے اور خدا اور رسول کا مخالف ہے۔" (الشہاب الثاقب)

اس تحریر کے بعد ان لوگوں کو جو حاجی صاحب سے بیعت رکھتے ہیں علمائے اہل سنت و الجماعت دیوبند کے متعلق لب کشائی کی ذرہ برابر بھی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ گویا شریعت اور طریقت دونوں میں حاجی صاحب کے نزدیک علمائے دیوبند کا مسلک درست اور قابل قبول ہے۔ وہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب اور حضرت مولانا محمد قاسم صاحب کو نہ صرف اپنا صحیح جانشین ٹھہراتے ہیں بلکہ ان کو آخرت میں ذریعہ نجات سمجھتے ہیں بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر آخری فیصلہ یہ فرماتے ہیں کہ امور دینیہ میں جو ان کا مخالف ہے وہ میرا مخالف اور خدا اور رسول کا مخالف ہے۔

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریف کے مفتی، مولانا غلام محمد صاحب کی رائے

گولڑہ شریف کے حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب اپنے زمانے میں روحانیت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہیں ان کے مفتی صاحب سے جب علمائے اہل سنت دیوبند کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے تحریر فرمایا۔

"واضح ہو کہ علمائے مسؤل عنہم شکر اللہ سعیہم، ان کی نیات مبنی برخیر تھیں یعنی یہ لوگ نیک نیت تھے اور اغراض ان کے حسنہ اور افعال ان کے حسنہ تھے اور چند مسائل کی وجہ سے